شاعروں کے لطیفے

4

ماخذ: آبِ حیات　　　مصنف: مولانا محمد حسین آزاد　　　صنف: تذکرہ

مصنف کا تعارف:

(K.B-U.B)

مولانا محمد حسین آزاد (1830ء تا 1910ء) کا شمار دہلی کے مُمتاز گھرانوں میں ہوتا تھا۔ اُن کے والد مولوی محمد باقر تعلیم یافتہ، روشن خیال صحافی تھے۔ دہلی سے سب سے پہلے انھوں نے اخبار جاری کیا جو 1857ء تک شایع ہوتا رہا۔ ان کے والد کو جنگ آزادی کے سلسلے میں بغاوت کا مقدمہ چلا کر سزائے موت دے دی گئی۔ اس کے بعد محمد حسین آزاد کے خاندان پر مصایب کے پہاڑ ٹوٹے۔ ان حالات میں آزاد در بدر کی ٹھوکریں کھاتے اپنے استاد ذوق کے دیوان کو سینے سے لگائے ہوئے دہلی سے لکھنؤ اور پھر لُدھیانہ سے ہوتے ہوئے لاہور پہنچے۔ یہاں محکمہ تعلیم میں ملازمت کا آغاز کیا۔ حکومت پنجاب نے ان سے مُتعدد نصابی اور درسی کتابیں مرتب کروائیں۔ انجمن پنجاب میں لیکچرر اور سیکرٹری بھی رہے۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ کالج لاہور میں پندرہ سال عربی و فارسی کی تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔

والد کی بہیمانہ موت کا اثر ابھی آزاد کے ذہن سے نہیں گیا تھا کہ 1880ء میں اُن کی ذہین بیٹی کا بھی انتقال ہو گیا۔ بیٹی کی اس اچانک موت کا آزاد کے ذہن پر گہرا اثر ہوا اور وہ دماغی توازن کھو بیٹھے۔ بعد میں یہی مرض ان کے لیے مرض الموت بھی ثابت ہوا۔

محمد حسین آزاد اردو کے بلند پایہ انشاپرداز اور صاحبِ طرز ادیب ہیں۔ آزاد کا شمار ان ادیبوں میں ہوتا ہے۔ جنھوں نے اپنی فنی صلاحیتوں سے اردو نثر کو ترقی و ترویج دی۔ انھوں نے الطاف حسین حالی کے ساتھ مل کر جدید شاعری کی بنیاد بھی رکھی۔ اس کے علاوہ اپنے دل نشین اُسلوب کی وجہ سے بھی اردو نثر میں مُنفرد مقام رکھتے ہیں۔ انھوں نے ادبی تاریخ، تذکرہ نویسی، مضمون نگاری اور خیالی موضوعات پر اپنے قلم کے جوہر دکھائے۔

آزاد کی تصانیف میں ''دربارِ اکبری''، ''نیرنگ خیال''، ''آبِ حیات''، قصص ہند، اور سُخن دانِ فارس اہم ہیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے اپنے استاد ابراہیم ذوق کا دیوان بھی مُرتب کیا اور موضوعاتی نظمیں بھی تخلیق کیں جو ''نظم آزاد'' میں شامل ہیں۔

آزاد کے ہاں موضوعات کا تنوّع تو ہے مگر ادب میں وہ ہمیشہ اپنے اسلوب بیان کی وجہ سے زندہ رہیں گے۔ ان کے اسلوب بیان کے خصائص میں مُرصّع کاری اور رنگینی، شعریت، مُرقع کشی، تلازماتی انداز، ڈرامائی انداز، تمثیلی انداز اور خاص طور پر زبان کی لطافت پائی جاتی ہے۔ ان کی نثر میں شاعری اور نثر دونوں کی خوبیاں یک جا ہو گئی ہیں کہ قاری لذت بھی اُٹھاتا ہے اور معلومات بھی حاصل کرتا ہے۔ رام بابو سکینہ آزاد کے انداز نگارش کے متعلق لکھتے ہیں۔

''آزاد نثر میں شاعری کرتے ہیں اور شاعری میں نثر''

ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔

''ان کی نثر میں بھاشا کی سادگی، انگریزی کی صاف گوئی اور اردو کا حُسن موجود ہے۔''

غرض یہ کہ آزاد نے جو اندازِ تحریر اپنے لیے وضع کیا تھا وہی ان کی انفرادیت اور صاحب طرز انشاپرداز ہونے کی دلیل ہے۔ یہ اُسلوب اور انداز اُن کی ایجاد تھا اور اُن کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔

www.ilmkidunya.com

مشکل الفاظ کے معانی

(K.B)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تکرار	بار بار کہنا، جھگڑا	طُول کھینچنا	دیر لگنا، مدت لگنا، عرصہ گزرنا
مرید	معتقد، دینی شاگرد	صاحبِ کمال	استاد، عالم، عارف
آہ	کلمۂ افسوس، ہائے	واہ	کلمۂ تحسین وآفرین، آفرین
ٹک	ذرا، کچھ، تھوڑا سا	بالیں	تکیہ، سرہانہ
خُدّام	خادم کی جمع	ماجرا	معاملہ
دادخواہی	تعریف چاہنا، انصاف چاہنا، فریاد کرنا	دَدَا	ملازمہ جو بچوں کی پرورش کرے
شریف زادہ	شریف خاندان کا نوجوان	پھپھولے	چھالے
گرمیِ کلام	شعر کی تاثیر، بات کرنے کی خوبی	مِصرع	نصف شعر، آدھا شعر
پھبتی سوجھنا	مناسب ظریفانہ تشبیہ کا خیال میں آنا	شبِ دیجور	اندھیری رات
ٹٹولنا	بے دیکھے ڈھونڈنا	مشاعرہ	شاعروں کا جمع ہو کر شعر خوانی کرنا
جلسہ	محفل	تعظیمِ رسمی	رسماً آداب بجا لانا
مِزاج پُرسی	خیریت معلوم کرنا	اِشتیاق	شوق
غنیمت سمجھنا	قدر کرنا، قناعت کرنا	خیر باشد	خیر تو ہے؟
فرمائش	طلب، تمنا، حاجت	مَوقوف	ٹھہرایا گیا، ملتوی کیا گیا
خاطر جمعی	دل جمعی، اطمینان	مُرشد زادہ	بادشاہ کا رشتے دار، پیر کا بیٹا
بے تَوَقف	بغیر دیر کیے	حیات	زندگی
قَضا	موت، اجل، تقدیر	زبانَ درازی کرنا	بد زبانی، گستاخی
لات مارے	پاؤں کی ٹھوکر لگائے	ظرافت	مزاح

www.ilmkidunya.com

(U.B+K.B)

سبق کا خلاصہ

مصنف کا نام: مولانا محمد حسین آزاد لاہور بورڈ G-II-2016

سبق کا عنوان: شاعروں کے لطیفے

خلاصہ:-

مصنف لکھتے ہیں کہ ایک دن خواجہ باسط نے اپنے دو شاگردوں کے درمیان میر و مرزا کے کلام پر ہونے والی بحث کو یہ کہ کر ختم کیا کہ میر کا کلام آہ، اور مرزا کا کلام واہ ہے اور رائے کے مطابق دونوں کا ایک ایک شعر بھی پڑھ دیا۔ مرزا کو جب یہ ماجرا معلوم ہوا تو میر کا شعر سن کر مسکرائے اور کہا کہ داد خواہی تو ان کی دَدا کی معلوم ہوتی ہے۔

ایک مشاعرے میں مرزا سودا نے ایک شریف زادے کا کلام سن کر تعریف کی اور از راہِ مذاق کہا کہ لڑکا جوان ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ قدرتِ خدا انھی دنوں لڑکے کا انتقال ہو گیا۔ تیسرا اور چوتھا لطیفہ انشا کی حاضر دماغی اور مزاح کا غماز ہے۔ مصنف لکھتے ہیں کہ ایک دن بہت اِصرار کے بعد جرأت نے انشا کو وہ مصرع بتایا جس کے دوسرے مصرعے کے لیے وہ گہری سوچ میں تھے۔ انشا نے فوراً جرأت کے اندھے پن اور مصرعے کے قافیہ ردیف کی مناسبت سے ایسا مزاحیہ مصرع کہا کہ جرأت بھی ہنس پڑے اور اپنی لکڑی اٹھا کر مارنے کو دوڑے۔ ایک مُشاعرے میں امام بخش ناسخ نے اپنے نام کو شعری پیرائے میں دو معنوں میں استعمال کرتے ہوئے دیر سے آنے کا عُذر تسبیح کے امام کی طرح اپنی انفرادیت بتایا۔ جس کی حاضرین نے نہایت تعریف کی۔

خواجہ حیدر علی آتش نے اپنے ایک شاگرد کو غمِ روزگار کی خاطر سفر کرنے اور اللہ پر توکل رکھنے کے لیے مزاح کے انداز میں وہاں کے خدا کو سلام بھیجا۔ طنز کو سمجھتے ہوئے شاگرد نے ارادۂ سفر ترک کر دیا۔ ایک دن معمولی دربار میں مرشد زادے نے محل سے کسی کا پیغام بادشاہ کے گوش گزار کیا اور جواب لے کر رخصت ہونے لگے تو حکیم احسن اللہ خان نے اس عُجلت کی وجہ پوچھی۔ صاحبِ عالم نے برجستہ جواب دیا کہ اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے۔ استاد نے فوراً دوسرا مصرع کہ کر شعر مکمل کر دیا۔ سبق کے آخری لطیفے میں مرزا غالب نے اپنے خلاف زبان دَرازیوں کو گدھے کا لات مارنا قرار دیا ہے۔

(آبِ حیات)

www.ilmkidunya.com

نثر پاروں کی تشریح

(K.B)

(ا)

نثر پارہ:۔

لاہور بورڈ G-II-2015 گوجرانوالہ بورڈ G-II-2017

ایک دن لکھنؤ میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔مرزا صاحب کا کلام 'واہ' ہے۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: شاعروں کے لطیفے

مصنف کا نام: مولانا محمد حسین آزاد

ماخذ : آب حیات

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

(K.B)

الفاظ	معانی
تکرار	بار بار کہنا، جھگڑا
مرید	معتقد، دینی شاگرد
آہ	کلمہ افسوس، ہائے
واہ	کلمۂ تحسین و آفرین، آفرین

تشریح:۔

(K.B-U.B)

مولانا محمد حسین آزاد کا اندازِ بیان، نثر کا ایک خوب صورت اور دلِ کش شاہکار ہے۔ مُتنوع موضوعات کے ساتھ بھی وہ اپنے اُسلوب نگارش کی وجہ سے ممتاز رہیں گے۔ ان کے اسلوب میں مُرصّع کاری، رنگینی، شعریت، ڈرامائی اور تمثیلی انداز اور خاص طور پر زبان کی لطافت پائی جاتی ہے۔ شاملِ نصاب سبق اس کی عُمدہ مثال ہے۔ جس میں انھوں نے مختلف شعرا کے اندازِ گفت گو کے بارے میں بیان کیا ہے۔

زیرِ تشریح نثر پارے میں مولانا آزاد ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ خواجہ باسط کے دو شاگردوں میں میر تقی میر اور مرزا رفیع الدین سودا کے کلام پر بحث ہو رہی تھی۔ دونوں اپنے اپنے پسندیدہ شاعر کی طرف داری کر رہے تھے۔ جب بحث لمبی ہو گئی اور کوئی نتیجہ حاصل نہ ہوا تو دونوں اپنے استاد یعنی خواجہ باسط کے پاس گئے اور اپنا مسئلہ پیش کیا۔ خواجہ باسط نے میر اور مرزا، دونوں کی تعریف کی اور کہا کہ میر کا کلام 'آہ' ہے اور مرزا کا کلام 'واہ' ہے۔ خواجہ صاحب نے اپنی بات کی وضاحت میں دونوں شعرا کا ایک ایک شعر بھی پڑھا۔ میر کی مثال دی کہ:

ے سرہانے میر کے آہستہ بولو
ابھی ٹک روتے روتے سو گیا ہے

اسی موضوع پر سودا کا حسبِ ذیل شعر پڑھا:

ے سودا کی جو بالیں پہ ہوا شورِ قیامت
خدّام ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے

www.ilmkidunya.com

دراصل اس زمانے میں غزل کی زبان شیریں اور لطیف سمجھی جاتی تھی اور درد وغم کے مضامین کو غزل کے خاص مضامین سمجھا جاتا تھا۔ یہ خصوصیات میر کی شاعری میں موجود تھیں کیوں کہ میر کا اپنا غم ان کی شاعری میں مختلف صورتوں میں ظاہر ہوا ہے۔ ان کی تشبیہات اور اِستعارات بھی غم آمیز ہیں جو ان کی غم پسند طبیعت کا مظہر ہیں۔ اس لیے میر کے کلام کو 'آہ' کہا جاتا ہے۔ یعنی میر کا کلام غم آمیز ہے۔ اس کے بَرعکس مرزا سودا نے پُرشکوہ زبان اور فارسی تراکیب استعمال کی ہیں۔ سودا کے ہاں زور اور بلند آہنگی ہے اور درد وغم موجود نہیں ہے اس لیے خواجہ باسط نے ان کے کلام کو 'واہ' کہا ہے۔ مرزا کے چاہنے والے نے جب مرزا سودا سے یہ بات کی تو انھوں نے میر کے شعر پر ازراہِ مذاق تبصرہ کیا کہ دادخواہی اس کی دَادا کی معلوم ہوتی ہے۔ مختصراً یہ کہ مصنف نے اپنے لطیف انداز میں مرزا سودا کے لطیف اندازِ گفت گو کو بیان کیا ہے۔

(۲)

نثر پارہ:۔

ایک دن انشااللہ خان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جرأت کو پڑھ دیا۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: شاعروں کے لطیفے

مصنف کا نام: مولانا محمد حسین آزاد

ماخذ: آب حیات

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

الفاظ	معانی
مِصرع	نِصف شعر، آدھا شعر
مَطلع	غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوں
ملاقات کو آئے	ملنے کو آئے
چھین لوگے	زبردستی لے لوگے

تشریح:۔ (K.B-U.B)

مولانا محمد حسین آزاد کا اندازِ بیان، نثر کا ایک خوب صورت اور دل کش شاہکار ہے۔ مُتنوع موضوعات کے ساتھ بھی وہ اپنے اُسلوب نگارش کی وجہ سے ممتاز رہیں گے۔ ان کے اسلوب میں مُرصّع کاری، رنگینی، شعریت، ڈرامائی اور تمثیلی انداز اور خاص طور پر زبان کی لطافت پائی جاتی ہے۔ شاملِ نصاب سبق اس کی عمدہ مثال ہے۔ جس میں انھوں نے اپنے دل کش اسلوب اور شعراء کا اندازِ گفت گو عُمدہ پیرائے میں بتایا ہے۔

تشریح طلب نثر پارے میں آزاد نے انشااللہ خان اور جرأت کی ملاقات کا ایک مزاحیہ واقعہ بیان کیا ہے۔ ایک دن انشا، جرأت کی ملاقات کو آئے تو وہ کسی گہری سوچ میں تھے۔ انشا نے پوچھا تو جرأت نے بتایا کہ وہ ایک مطلع کا دوسرا مصرع سوچ رہے ہیں۔ انشا نے مصرع پوچھا لیکن جرأت نے نہ بتایا کیوں کہ انھیں خدشہ تھا کہ انشا ان کا مصرع چھین لیں گے۔ یعنی دوسرا مصرع انھوں نے سوچ لیا تو شعر بھی ان کا ہو جائے گا اور ان کی ساری محنت اکارت جائے گی۔ انشا نے اصرار کیا تو آخر کار جرأت نے مصرع پڑھ دیا جو کہ کچھ یوں تھا:

ع اس زُلف پہ پھبتی شبِ دیجور کی سُوجھی

اس کا مطلب یہ ہے کہ محبوب کی زلف پر اندھیری رات کی تشبیہ بالکل مناسب اور موزوں ہے۔ انشا کو فوراً شوخی سوجھی اور انھوں نے کہہ دیا:

ع اندے کو اندھیرے میں بہت دور کی سُوجھی

www.ilmkidunya.com

انشاؔ ظریف الطبع انسان تھے۔ ان کی طبیعت میں رنگا رنگی تھی۔ اس لیے اکثر و بیشتر انھیں اگر کوئی شوخی سوجھتی تو وہ کچھ انوکھا کہہ دیتے تھے۔ جرأتؔ نا بینا تھے لیکن ان کی شاعری میں محبوب کے حُسن اور حُسن کے لطف کا جا بجا ذکر ملتا ہے۔ جرأتؔ کا وہ مصرع جو انھوں نے انشاؔ کے سامنے پڑھا تھا اس میں بھی یہی موضوع تھا۔ اس لیے انشاؔ کو شرارت سوجھی اور انھوں نے ازراہِ مزاح کہہ دیا کہ اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی۔ اس واقعے سے انشاؔ اور جرأتؔ کی بے تکلفانہ دوستی کے ساتھ ساتھ انشاؔ کی ظرافتِ طبع کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

مختصراً یہ کہ مصنف نے اپنے مُنفرد اُسلوب میں انشاؔ اور جرأتؔ کی آپسی نوک جھوک اور طنز و مذاق کو بیان کیا ہے۔ مصنف کا انداز بالکل رام بابو سکسینہ کی اس رائے کے مُصداق ہے کہ **"آزاد نثر میں شاعری کرتے ہیں اور شاعری میں نثر"** یہ اُسلوب ان کی اپنی ایجاد تھا اور ان کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔

(۳)

نثر پارہ:۔

مرزا غالبؔ کی قاطع برہان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جواب دو گے؟

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: شاعروں کے لطیفے

مصنف کا نام: مولانا محمد حسین آزاد

ماخذ : آبِ حیات

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

الفاظ	معانی
زبان درازی	بدزبانی، گستاخی
لات مارے	پاؤں کی ٹھوکر لگائے
فلاں	غیر معلوم شخص
قاطع برہان	مرزا غالبؔ کی کتاب کا نام

تشریح:۔ (K.B-U.B)

مولانا محمد حسین آزادؔ کا اندازِ بیان، نثر کا ایک خوب صُورت اور دلکش شاہکار ہے۔ مُتنوع موضوعات کے ساتھ بھی وہ اپنے اُسلوب نگارش کی وجہ سے ہی ممتاز رہیں گے۔ مُرصّع کاری، رنگینی، شعریت، ڈرامائی اور تمثیلی انداز اور خاص طور پر زبان کی لطافت پائی جاتی ہے۔ شاملِ نصاب سبق اس کی عمدہ مثال ہے۔ جس میں انھوں نے مختلف شعرا کے اندازِ گفتگو اپنے دل نشین اسلوب میں بیان کیے ہیں۔

تشریح طلب نثر پارے میں مولانا آزاد بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے جب غالبؔ سے یہ پوچھا کہ انھوں نے "قاطع برہان" کے جواب میں زبان درازیاں کرنے والوں کو کوئی جواب کیوں نہ لکھا تو انھوں نے مذاق میں کہا کہ کوئی گدھا اگر کسی کو لات مارے تو وہ اسے کیا جواب دے سکتا ہے۔ غالب واقعی ایک ظریف الطبع انسان تھے اور سنجیدہ باتوں میں بھی مزاح کے پہلو تلاش کر لیتے تھے۔

"قاطع برہان" کی اصل تاریخ یہ ہے کہ یہ اٹھانوے صفحات پر مشتمل ایک لغت تھا جسے محمد حسین برہان نے "برہان قاطع" کے نام سے تالیف کیا تھا۔ محمد حسین برہان نے اس میں تلنگی فارسی کے الفاظ کو بھی ادبی فارسی کے طور پر تحریر کر لیا تھا۔ مرزا غالبؔ نے جب "برہان قاطع" کا مطالعہ کیا تو انھیں بڑی ذہنی کوفت ہوئی اور انھوں نے اغلاط کی تصحیح کا کام شروع کر دیا جو "قاطع برہان" کے نام سے شائع ہوئی۔ جب مرزا کی "قاطع برہان" شائع ہوئی تو چاروں طرف ایک ہنگامہ کھڑا ہو گیا اور اس کے کئی جواب لکھے گئے جن میں غالبؔ کے حمایتی بھی تھے اور زبان درازیاں کرنے والے بھی، لیکن غالبؔ نے زبان درازیاں کرنے والوں پر کوئی توجہ نہ دی اور ان کی کم علمی پر ان سے بحث میں پڑنے سے اجتناب ہی کرتے رہے۔ اس لیے انھوں نے مذاق میں کہہ دیا کہ اگر کوئی گدھا کسی کو لات مارے تو وہ اس کا کیا جواب دے سکتا ہے۔ چناں چہ خاموشی بہتر ہے۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

(K.B)

مشقی سوالات

سوال نمبر۔ا سوالات کے مختصر جوابات

(الف): خواجہ باسط نے میر و مرزا کے کلام کے بارے میں فرمایا؟ لاہور بورڈ G-II-2017,G-I-2015، گوجرانوالہ بورڈ G-II-2014

جواب: **خواجہ باسط کا فرمان**

خواجہ باسط نے میؔر اور مرزا کے کلام کے بارے میں یہ فرمایا کہ میؔر کا کلام 'آہ' ہے اور مرزا کا کلام 'واہ' ہے۔

(ب): شریف زادے کی غزل سن کر سوؔدا نے کیا کہا؟ لاہور بورڈ G-II-2017G-I,II-2013, گوجرانوالہ بورڈ G-I-2017

جواب: **غزل سن کر سوؔدا نے کہا**

شریف زادے کی غزل سن کر سوؔدا نے یہ کہا کہ میاں لڑکے! جوان ہوتے نظر نہیں آتے۔ کچھ ہی عرصے بعد سودا کی یہ پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی۔

(ج): سید انؔشا کے اصرار پر جرأت نے کون سا مصرع پڑھا؟ لاہور بورڈ G-I-2014، گوجرانوالہ بورڈ G-II-2013، G-II-2016

جواب: **جرأؔت کا مصرع**

سید انؔشا کے اصرار پر جرأت نے یہ مصرع پڑھا:

ع اس زُلف پہ پھبتی شبِ دیجور کی سُوجھی

(د): خواجہ صاحب اپنے شاگرد سے کیا کہا کرتے تھے جو اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سفر کا ارادہ کیا کرتے تھے؟ گوجرانوالہ بورڈ G-I-2014

جواب: **آتؔش کی اپنے شاگرد کو نصیحت**

خواجہ صاحب اپنے شاگرد سے کہا کرتے تھے کہ دو گھڑی مل بیٹھنے کو غنیمت سمجھو اور جو خدا دیتا ہے اس پر صبر کرو۔

(ہ): صاحبِ عالم کی زبان سے اس وقت کیا نکلا جب حکیم احسن اللہ خان نے جلدی سے ان کے آنے اور جانے پر اظہارِ تعجب کیا؟ [redacted] G-II-2014

جواب: **احسن اللہ خان کا تعجب**

جب حکیم احسن اللہ خان نے مُرشدزادے کے جلدی جلدی آنے اور جانے پر تعجب کا اظہار کیا تو صاحبِ عالم کی زبان سے اس وقت فی البدیہہ یہ مصرعِ موزوں نکلا، اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے۔

سوال نمبر۲۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب کی نشاندہی سے کریں۔

1۔ میؔر اور مرزا کے کلام پر تکرار کرنے والے کس کے مرید تھے؟

(A) خواجہ میر درؔد کے (B) مرزا غالبؔ کے (C) ابراہیم ذوقؔ کے (D) خواجہ باسط کے

2۔ انشاء اللہ خاں ایک دن کس کی ملاقات کو آئے؟

(A) غالبؔ کی (B) میر درؔد کی (C) جرأؔت کی (D) مصحؔفی کی

3۔ یہ مصرع ''اس زُلف پہ پھبتی شب دیجور کی سُوجھی'' کس شاعر کا ہے؟

(A) انؔشا کا (B) جرأؔت کا (C) درؔد کا (D) میؔر کا

4۔ ''قاطع برہان'' کے مصنف کون ہیں؟

(A) ذوقؔ (B) مومؔن (C) غالبؔ (D) سوؔدا

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	D	2	C	3	B	4	C

سوال نمبر۳۔ متن کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) ایک دن لکھنؤ میں **میر اور مرزا** کے کلام پر دو شخصوں نے تکرار میں طول کھینچا۔

(ب) میر صاحب کا کلام **آہ** ہے اور مرزا صاحب کا کلام **واہ** ہے۔

(ج) گرمی کلام پر **سودا** بھی چونک پڑے۔

(د) **جرأت** نے کہا کہ ایک مصرع خیال میں آیا ہے۔

(ہ) جرأت ہنس پڑے اور **اپنی لکڑی** اٹھا کر مارنے کو دوڑے۔

(و) **اندھے** کو **اندھیرے** میں بہت دُور کی سُوجھی۔

(ز) چُوں کہ نام بھی **امام بخش** تھا اس لیے تمام اہل جلسہ نے نہایت تعریف کی۔

(ح) ایک شاگرد اکثر **بے روزگاری** کی شکایت سے سفر کا ارادہ ظاہر کیا کرتے تھے۔

(ط) ایک دن معمولی دربار تھا **استاد ابراہیم ذوق** بھی حاضر تھے۔

(ی) انھوں نے **آہستہ آہستہ** بادشاہ سے کچھ کہا اور رخصت ہوئے۔

سوال نمبر۴۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں۔ (K.B)

الفاظ	متضاد
کمال	زوال
طرف دار	مخالف
گرمی	سردی
مطلع	مقطع
خاص	عام
بیروزگاری	روزگار

سوال ۵۔ مذکر اور مؤنث الفاظ الگ الگ کریں۔ (K.B)

مذکر: کلام، تکرار، طُول، شور، چراغ، مصرع، مزاج

مؤنث آہ، قیامت، تعریف، قدرت، زُلف، تسبیح، شکایت

سوال نمبر۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں۔ (K.B)

کَمَال مَطلَع چَرَاغ اِشْتِیَاق غَنِیمَت

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر۷۔ مندرجہ ذیل واحد الفاظ کی جمع اور جمع الفاظ کے واحد لکھیے۔ (K.B)

الفاظ	جمع
کمال	کمالات
شعر	اشعار
مشاعرہ	مشاعرے
بیگم	بیگمات
شخص	اشخاص
خادم	خدام

اضافی سوالات

(K.B)

سوال1 مولانا محمد حسین آزاد کی تصانیف کے نام لکھیں۔

جواب: مولانا آزاد کی تصانیف

مولانا محمد حسین آزاد کی تصانیف یہ ہیں:۔

آبِ حیات، دربارِ اکبری، نیرنگِ خیال، قصصِ ہند اور سخندانِ فارس

سوال2 مولانا محمد حسین آزاد کے اُسلوب کی خصوصیات بیان کریں؟

جواب: آزاد کے اسلوب کی خصوصیات

تخیّل آفرینی، پیکر تراشی، تجسیم نگاری، شعریت اور رنگینی، واقعہ نگاری، نفسیاتی حقیقت آرائی اور مُبالغہ آرائی مولانا محمد حسین آزاد کے اُسلوب کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

سوال3 مولانا محمد حسین آزاد کا کارنامہ کیا ہے؟

جواب: مولانا آزاد کا کارنامہ

مولانا محمد حسین آزاد کا ایک بڑا کارنامہ جدید طرزِ شاعری ہے جس کی ابتدا انجمنِ پنجاب لاہور کے مُشاعروں سے ہوئی۔

سوال4 خواجہ حید علی آتش کے شاگرد جب اُن سے رخصت لینے کے لیے آئے تو انھوں نے رخصت دیتے ہوئے کیا کہا؟

جواب: آتش کا پیغام

خواجہ صاحب نے شاگرد کو رخصت دیتے ہوئے کہا: ''اتنا کام کرنا کہ وہاں کے خدا کو ذرا ہمارا بھی سلام کہ دینا۔''

سوال5 ''جو خاص ہیں وہ شریکِ گروہ عام نہیں'' یہ مصرع کس شاعر کا ہے؟

جواب: مصرع کا شاعر

مذکورہ بالا مصرع کا شاعر شیخ امام بخش ناسخ کا ہے۔ پورا شعر حسب ذیل ہے:

ؔ جو خاص ہیں وہ شریک گروہِ عام نہیں
شمار دانۂ تسبیح میں امام نہیں

www.ilmkidunya.com

(K.B)

کثیرالانتخابی سوالات

1۔ مولانا محمد حسین آزاد کی سنہ ولادت ہے:

(A) ۱۸۳۰ء (B) ۱۸۵۷ء (C) ۱۹۱۰ء (D) ۱۹۲۵ء

2۔ مولانا محمد حسین آزاد معروف عالم دین اور صحافی کے بیٹے تھے:

(A) مولوی عبدالحق کے (B) مولوی محمد باقر کے (C) خواجہ ایزد بخش کے (D) مولوی سعادت علی کے

3۔ مولانا آزاد لاہور پہنچ کر محکمہ تعلیم میں ماہانہ تنخواہ پر ملازم ہو گئے:

(A) دس روپے (B) پندرہ روپے (C) پچاس روپے (D) سو روپے

4۔ مولانا محمد حسین آزاد انجمنِ پنجاب لاہور کے تھے:

(A) صدر (B) ناظم اعلیٰ (C) سیکرٹری (D) خزانچی

5 ایک دن ۔۔۔۔۔۔۔ میں میرؔ اور مرزا کے کلام پر دو شخصوں نے تکرار میں طُول کھینچا:

(A) دہلی (B) لکھنو (C) بمبئی (D) لاہور

6۔ ایک مُشاعرے میں ۔۔۔۔۔۔۔ ایسے وقت پہنچے کہ جلسہ ختم ہو چکا تھا:

(A) خواجہ حیدر علی آتش (B) شیخ امام بخش ناسخ (C) انشااللہ خان (D) مولانا آزاد

7۔ ایک مشاعرے میں ایک شریف زادے نے غزل پڑھی۔ گرمی کلام پر چونک پڑے:

(A) غالبؔ (B) سوداؔ (C) آزادؔ (D) حالیؔ

8۔ خواجہ حیدر علی آتش کے ایک شاگرد روزی کمانے کے لیے جانا چاہتے تھے:

(A) بنارس (B) دہلی (C) مدراس (D) بمبئی

9۔ آتش نے اپنے شاگرد سے کہا: ''اتنا کام کرنا کہ وہاں کے ۔۔۔۔۔۔۔ کو ذرا ہمارا بھی سلام کہ دینا۔''

(A) حکمران (B) ناظم (C) مدرس (D) خدا

10۔ ۔۔۔۔۔۔۔ کی زبان سے اس وقت نکلا کہ اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے:

(A) بادشاہ (B) استاد ذوقؔ (C) صاحب زادے (D) صاحبِ عالم

11۔ ''قاطع برہان'' کے مصنف ہیں: گوجرانوالہ بورڈ G-I-2013

(A) مرزا سوداؔ (B) مرزا غالبؔ (C) میرزا ادیب (D) مرزا رسواؔ

12۔ مولانا محمد حسین آزاد کا سنہ وفات ہے:

(A) ۱۹۰۰ء (B) ۱۹۱۰ء (C) ۱۹۱۵ء (D) ۱۹۲۰ء

13۔ مولانا محمد حسین آزاد پیدا ہوئے: لاہور بورڈ G-I-2016

(A) لکھنو میں (B) دِلّی میں (C) لاہور میں (D) گجرات میں

www.ilmkidunya.com

14۔ ۱۸۵۷ء کی ناکام جنگِ آزادی کے بعد آزاد کے والد مارے گئے:

(A) انگریزوں کے ہاتھوں (B) سکھوں کے ہاتھوں (C) ہندوؤں کے ہاتھوں (D) باغیوں کے ہاتھوں

15۔ مولانا محمد حسین آزاد نے دِلّی چھوڑی:

(A) تلاش معاش کی فکر میں (B) فکر معاش میں (C) تلاش روزگار میں (D) فکر روزگار میں

16۔ مولانا آزاد لاہور پہنچ کر پندرہ روپے ماہانہ تنخواہ پر ملازم ہو گئے:

(A) محکمۂ صحت میں (B) محکمۂ تعلیم میں (C) محکمۂ پولیس میں (D) محکمۂ ریلوے میں

17۔ مولانا آزاد سے مُتعدد نصابی اور درسی کتابیں لکھوائیں:

(A) حکومتِ پنجاب نے (B) حکومتِ سندھ نے (C) حکومتِ ہند نے (D) انگریز نے

18۔ مولانا آزاد لاہور میں قائم انجمن میں لیکچرار اور سیکرٹری رہے:

(A) انجمنِ ترقی اردو میں (B) انجمنِ حمایت اسلام میں (C) انجمنِ پنجاب میں (D) انجمنِ کراچی میں

19 مولانا آزاد کا انداز بیاں، نثر کا ایک ایسا خوب صورت اور دلکش شاہکار رہے۔ جس نے ان کے بعد آنے والے ۔۔۔۔۔۔ کی اکثریت کو متاثر کیا:

(A) شاعروں (B) نثر نگاروں (C) ادیبوں (D) واقعہ نگاروں

20 خوب صورت اور دلنشیں نثر کے علاوہ مولانا آزاد کا ایک بڑا کارنامہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں جدید طرزِ شاعری ہے:

(A) انگریزی (B) اردو (C) فارسی (D) ہندی

21۔ درج ذیل تصانیف میں آزاد کی تصنیف نہیں ہے:

(A) آبِ حیات (B) حیاتِ جاوید (C) دربارِ اکبری (D) قصصِ ہند

22 مولانا آزاد آخری دنوں میں، گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر مقرر کیے گئے:

(A) اردو کے (B) عربی کے (C) عربی و فارسی کے (D) اردو اور عربی کے

23۔ آزاد اردو کے صاحبِ طرز ہیں:

(A) شاعر (B) نثر نگار (C) سوانح نگار (D) مضمون نگار

24 مولانا آزاد اپنے اُسلوبِ بیان کے مُوجد بھی ہیں اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بھی:

(A) خاتم (B) منکر (C) مناظر منتظر (D) معارج

25 مولانا آزاد کا ۔۔۔۔۔۔ اسلوب بیان انھیں اپنے عہد کے ادیبوں اور نثر نگاروں میں منفرد بناتا ہے:

(A) خوبصورت (B) تمثیلی (C) فکری (D) احساسی

26 سَودا کی جو بالیں پہ ہوا شورِ قیامت خُدّام ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے یہ شعر کس شاعر کا ہے؟

(A) مرزا غالب (B) مرزا سودا (C) میر تقی میر (D) مرزا ہادی رسوا

27۔ مرزا سودا نے کہا کہ داد خواہی تو معلوم ہوتی ہے:

(A) نوکرانی (B) ملازمہ (C) دَدَا (D) آیا

www.ilmkidunya.com

28 دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے یہ شعر شعری اصطلاح میں ہے:
(A) مقطع (B) مطلع (C) قافیہ (D) ردیف

29 خواجہ باسط نے کہا کہ دونوں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ میرؔ صاحب کا کلام ''آہ'' ہے اور مرزا صاحب کا کلام ''واہ'' ہے:
(A) صاحبِ اُسلوب (B) صاحبِ حیثیت (C) صاحبِ کمال (D) صاحبِ استطاعت

30 میرؔ اور مرزا کے کلام پر بحث کرنے والے دونوں اشخاص مرید تھے:
(A) خواجہ باسط کے (B) خواجہ میر دردؔ کے (C) خواجہ الطاف حسین حالؔی کے (D) مولوی محمد باقر کے

31 جرأتؔ نے کہا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے مگر جب تک دوسرا مصرع نہ ہوگا تب تک نہ سناؤں گا:
(A) خوب مصرع (B) خوب غزل (C) خوب مقطع (D) خوب شعر

32 اس زُلف پہ پھبتی شبِ دیجور کی سُوجھی یہ مصرع کس کا ہے؟ گوجرانوالہ بورڈ G-II-2016
(A) انشؔا کا (B) دردؔ کا (C) جرأتؔ کا (D) ذوقؔ کا

33 جرأتؔ اپنی لکڑی اٹھا کر مارنے لگے: گوجرانوالہ بورڈ G-I-2016
(A) میرؔ کو (B) انشؔا کو (C) سوؔدا کو (D) ذوقؔ کو

34 ایک شریف زادے کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ برس کی عمر تھی۔ اس نے غزل پڑھی:
(A) 11-10 (B) 12-11 (C) 13-12 (D) 14-13

35 بہت مرتبہ پڑھوایا اور کہا کہ میاں لڑکے! ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نظر نہیں آئے:
(A) شاعر بنتے (B) جوان ہوتے (C) شاعری کرتے (D) بوڑھے ہوتے

36 خدا کی قدرت اُن ہی دنوں میں لڑکا مر گیا:
(A) گر کر (B) جل کر (C) پڑھ کر (D) ڈوب کر

37 ایک دن انشؔا اللہ خان ملاقات کو آئے: لاہور بورڈ G-II-2013، گوجرانوالہ بورڈ G-II-2013
(A) جرأتؔ کی (B) میر تقی میرؔ کی (C) مولانا آزاد کی (D) مرزا غالبؔ کی

38 جرأتؔ نے کہا کہ ایک مِصرع خیال میں آیا ہے چاہتا ہوں کہ ہو جائے:
(A) مطلع (B) مقطع (C) شعر (D) غزل کا آغاز

39 ''اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سُوجھی'' کس نے کہا؟ لاہور بورڈ G-II-2015
(A) جرأتؔ نے (B) انشؔا نے (C) آتشؔ نے (D) میرؔ نے

40 ایک شاگرد اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سفر کا ارادہ ظاہر کیا کرتے تھے۔ یہ کس شاعر کے شاگرد تھے؟
(A) خواجہ حیدر علی آتشؔ کے (B) مرزا غالبؔ کے (C) سید انشؔا کے (D) جرأتؔ کے

41 ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مل بیٹھنے کو غنیمت سمجھو اور جو خدا دیتا ہے اس پر صبر کرو:
(A) کچھ دیر (B) ایک لمحہ (C) دو گھڑی (D) کچھ وقت

42 آتشؔ کے شاگرد حیران ہو کر بولے کہ حضرت یہاں اور وہاں کا جدا ہے؟
(A) حکومت (B) خدا (C) علاقہ (D) نظام

www.ilmkidunya.com

43 آتش کے شاگرد نے سفر کا ارادہ۔۔۔۔۔۔۔کیا اور خاطر جمعی سے بیٹھ گئے:

(A) ترک (B) فسخ (C) چھوڑ (D) موقوف

44 ''صاحبِ عالم! اس قدر جلدی، یہ آنا کیا تھا اور تشریف لے جانا کیا تھا۔'' صاحبِ عالم سے یہ پوچھا:

(A) استاد ذوق نے (B) مرزا غالب نے (C) حکیم احسن اللہ خان نے (D) بادشاہ نے

45 میر و مرزا کے کلام پر تکرار کرنے والے کس کے مرید تھے؟ لاہور بورڈ G-I-2017

(A) میر درد کے (B) خواجہ باسط کے (C) غالب کے (D) ذوق کے

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

D	10	D	9	A	8	B	7	B	6	B	5	C	4	B	3	B	2	A	1
B	20	C	19	C	18	A	17	B	16	A	15	A	14	B	13	B	12	B	11
A	30	C	29	B	28	C	27	B	26	B	25	A	24	B	23	C	22	B	21
A	40	B	39	A	38	A	37	B	36	B	35	C	34	B	33	C	32	A	31
										B	45	C	44	D	43	B	42	C	41

www.ilmkidunya.com